یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. No 352

اہلحدیث

جلد ۴ نمبر ۱۷

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ ؎
روساء و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۔ ؏
غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔ ؏

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔

یوم جمعہ مبارک - مورخہ ۲۲ - محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۸ مارچ ۱۹۰۷ء

کرشن جی قادیانی
اور
پنڈت گردہاری لال منجم لاہوری

آج ہم ان دو نامور منجموں کی خبر رسانی کا مقابلہ ذرہ تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہو سکیگی۔ اس خیال خام کا دفعیہ بھی کافی ہو جائیگا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی منجم خیال کر کے اون کے الہاموں کو الہام الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنون الصدق مان گئے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب کو نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں۔ ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردہاری لال جی لاہوری نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:-

اس ماہ کی ۱۴-۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۹-۲۰-۲۱ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش اور ۲۷-۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷-۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی نہ ابر محیط ہوگا حالانکہ ۱۷-۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی ۱۹ کو بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو حواس باختہ نہ ہوا ہو۔ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ کو آسمان بالکل صاف رہا۔ اور دھوپ خوب چمک کر لگی جس سے زبان قرآنی صاف ثابت ہوگیا کہ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو کھلم کھلا پبلک میں شائع کر دیتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو ان کے آزمانے کا موقع مل سکے۔ پھر مزید قابل داد یہ بات ہے کہ اس پیشگوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی۔ مگر ہمارے کرشن جی کہتے تو سب کچھ ہیں۔ مگر ہوتا کچھ بھی نہیں۔ ایک تو آپ کے الہامات ہی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں۔ کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے۔ اس لئے جو بات ہے گول ہے۔ جو ادا ہے نرالی ہے

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو ٹوٹ جائے ولولہ دل کا

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک زبردست الہام پیش کرتے ہیں جسکو وہ بارہا اپنے لئے سنایا کرتے ہیں۔

"آپ کا ایک الہام ہے:۔ شاتان تذبحان یعنے دو بکریاں ذبح ہونگی۔ ایک زمانہ تھا جب آپ کے ذہنی خسر یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جس کے ساتھ آپکا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز یہی کہتے ہیں کہ

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

یعنی مرزا احمد بیگ مرحوم جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس الہام کے معنی اور تفسیر و تشریح خود دیدی کہ:۔

"دو بکریاں ذبح کیجائینگی۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اوسکا داماد ہے" (صفحہ ۵۷) (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہونگے کہ کرشن جی اپنی دو بکریاں کو اپنے دو کابلی مریدوں پر بھی لگاتے ہیں جو (بقول ان کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۷۶ پر لکھتے ہیں:۔

"مگر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے۔ یعنے وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے۔ اور وہ پیشگوئی جو میری محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچسو دس ۵۱۰ اور صفحہ پانچسو گیارہ ۵۱۱ میں یہ پیشگوئیاں ہیں:۔ ولن لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس شاتان تذبحان"

اس پیشگوئی کے متعلق آپنے اسی کتاب کے صفحہ ۷۸ پر یوں لکھا ہے:۔ کہ "یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبدالرحمن کے بارے میں ہے"

سوچو ملا و درست درد سے کہ بکف چراغ دارد۔ حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جبکہ خود ملہم صاحب کو بھی ان کی سمجھ نہیں اگر ہے تو دانستہ اپنے دام افتادہ حمقا کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے ان بکریوں کو ذبح ہوا دیکھا تھا۔ تو اس وقت ان کے درمیوں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دیکر سبکدوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تھا۔ کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو کیسی گراں بہا پڑینگی۔ کہ یہ درم تمہارے دیئے ہوئے ردی ہو جائینگے اور تم کو اسکی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہونگے۔ ابھی کیا معلوم آئندہ کو کہانتک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطیفہ:۔ یہ کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اوسکا داماد آپ کی مخالف ہیں۔ مگر دوسری دو بکریاں آپکی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہے کیوں نہ ہو

لطف پر لطف ہے املا میں سیہ یار کے یار
حلقے حلقے سے گرج لکھتا ہے معوز سے ہمار

کرشن پنتھیو! بتلا سکتے ہو۔ کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتا ہے؟

اگر اب بھی نہ تم مانو تو پھر تم سے خدا سمجھے

مفقود الخبر کے متعلق سراج الاخبار وغیرہ کا جواب اس ہفتہ بھی ملتوی رہا۔ آئندہ انشاء اللہ۔

اہل فقہ کے ایک مفتی صاحب

اہل فقہ چونکہ مقلد ہیں اس لئے جملہ دینی امور میں تقلید کو واجب جانتا ہے۔ رسمی امور میں بھی اہلحدیث کی ہر بات میں تقلید کرتا ہے۔ چنانچہ آپنے بھی اہلحدیث کی طرف دیکھکر فتووں کا صفحہ رکھا ہے۔ ان ہی فتووں میں ایک فتوی خاص قابل ذکر ہے۔ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ فتوی ایمانیات سے متعلق ہے آپ کے ایک مفتی صاحب لکھتے ہیں:۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں

Butt

Butt

آ۔ زید کہتا ہے کہ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (مشہور درود تاج کے الفاظ) پڑھنے سے آدمی مشرک وکافر ہوجاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں۔ جوان الفاظ میں بیان کی گئی ہے آیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔ اور اگر غلط ہے تو مذکورہ بالا الفاظ کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع؟

الجواب هو الموفق للصواب ۔ حضور انور سید المرسلین شفیع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین سیدنا وشفیعنا ونبینا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء وغیرہ کہنا (معاذ اللہ) ہرگز کفر وشرک وغیرہ نہیں ہوسکتا۔ زید کا یہ کہنا کہ جو شخص ایسا کہے یا ان الفاظ کو پڑھے وہ مشرک وکافر ہوجاتا ہے۔" سراسر ظلم اور تشدد بیجا ہے۔ بھلا اس میں شرک وکفر کی کونسی وجہ ہے؟ حضور پر نور (روحی فداہ) کی وہ شان ہے کہ خود خدائے عزوجل اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ۔ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ پس حضور کا توسل حضور کی یاد بلکہ صرف حضور کا نام نامی باعث دفع بلاء ودفع وباء وقحط اور دفع مرض والم ہے جیسا کہ اہل دانش وبینش اور اصحاب بصیرت پر روشن وظاہر وباہر ہے۔

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے کو شرک وکفر کہدیتے ہیں۔ انکا منشا مغالطہ یہ ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ اور مجاز واستعارہ وغیرہ کی طرف مطلقاً دھیان نہیں کرتے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایسے الفاظ اور ایسے تخاطبات دراصل بطور مجاز ہوتے ہیں۔ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذات اور مستقلاً بلاء ووباء اور مرض والم کے دافع اور دور کرنیوالے ہیں۔ نہیں نہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہتے ہیں وہ یہ نسبت مجازاً ومستعاراً کرتے ہیں انکا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ حضور کی ذات بابرکات رحمۃ للعالمین ہے۔ حضور کے ذریعہ وطفیل اور برکت سے دافع البلاء والوباء وغیرہ ہونگا۔ اور حضور باعث دفع بلاء وقحط والم ہیں۔ اس میں کس طرح اور کونسا شرک وکفر لازم آیا؟

دیکھو طب کی کتابوں میں تمام جدوار خطائی وغیرہ کو دافع وباء لکھا ہے۔ (اور یہ کہ فلاں فلاں امر میں نافع اور فلاں فلاں کیلئے فلاں امر میں مضر اور مفید ہے) افسوس اسپر تو کفر وشرک نہ ہو بلکہ درست اور صحیح ہو اور اسپر اعتراض نہ کیا جائے مگر حضور سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء کہنا شرک وکفر ہوجاوے۔

زید کو اگر ایسا ہی کچھ احتیاط وخیال تھا۔ تو زور خالہ [?] الی الباب یہ کہتا کہ "احتیاط اولی ہے" اگر وہ اتنا ہی کہتا تو اس پر دارو گیر نہ کی جاتی مگر اتنی دلیری اور ایسی بیباکی کو راہ دینا اور معاذ اللہ حرام وشرک وکفر کہدینا بڑا ظلم اور بڑی بے انصافی اور تشدد ہے۔

اب سائل کا یہ پوچھنا کہ اس کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع۔ پس مذکورہ بالا تقریر سے ثابت ہوا کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں اور بزرگان کرام اور مشائخ عظام اکثر اسکا ورد فرماتے ہیں واللہ اعلم بالصواب)

جواب :- ناظرین بغور دیکھیں کہ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوی پر کوئی آیت یا حدیث بھی لکھی ہے؟ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے لئے گو آیات حدیث کی حاجت نہ جانیں۔ مگر اتنا جاننا تو ان کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں کے مقابلہ پر ہم تحریریں کرتے ہیں ان کا مذہب تو یہ ہے کہ

آنچہ نہ قال ست ونہ قال الرسول ٭ فضل بود فضل بخوان الفضول

وہ تو بلند آواز سے یہ کہا کرتے ہیں کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی برجان مسلم داشتن

ان کی تو پکار یہی ہے کہ

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار ٭ مت دیکھ کسی کا قول وکردار

وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے ٭ یاں وہم وخطا کا دخل کیا ہے

اس لئے ایسے لوگوں کے سامنے بغیر قرآن وحدیث صحیح کے باتیں کرنا بیفائدہ منہ چڑانا ہے۔

ہاں یاد آیا۔ کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو ہمارے بھائی غلطی سے ایک شرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں۔ یعنے مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ "حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔"

[illegible]

اپنے مضمون میں کوئی [illegible] کر دکھلانا ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے نحوی قاعدہ [illegible] مفعول لہ ہے جسکی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقتاً فاعل [illegible] ہے۔ جیسے ضرب زید عمرا تادیبا یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے۔ تادیب بھی زید ہی کا ہے اسی لئے نحو کے ایک امام فرا مفعول لہ کو مفعول مطلق ہی میں شمار کرتے ہیں۔

پس آیت [illegible] یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اسلئے بھیجا ہے کہ تو لوگوں پر رحم کریں۔ یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کریں گے۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ چنانچہ آٹھویں پارہ کے [illegible] میں [illegible] فرمایا ہے۔

هذا كتاب انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون۔ یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرنا تم پر رحم ہوگا۔

پس آیت موصوفہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدا تعالے کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے۔ نہ یہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ جہاں دونوں معنے میں تمیز نہ کر سکے وہ مفتی کے معزز عہدہ کے لائق نہیں۔

خیر یہ بحث تو آیت کی تفسیر کے متعلق تھی اب سنئیے! اپنا اصل جواب غنیمت ہے۔ کہ آپ خود ہی مانتے ہیں کہ "ایسے تخاطبات بطور مجاز ہوتے ہیں" ٹھیک صاف اور صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ اگر قائل کے خیال میں حضور نبوی حقیقتہ دافع بلا ہیں۔ تو بیشک کفر ہے۔ مگر حقیقی دافع بلا کے یہ معنے ہیں کہ فعل کا فاعل اس کو سمجھا جاوے خواہ قدرت اسکی ذاتی تصور ہو یا وہبی۔ وہبی سمجھنے سے اس کی حقیقت میں فرق نہ آئیگا۔ پس لیجئے اب ہم آپکو ان کے الفاظ سنائیں جو یہ لوگ (جن کی آپ لوگ حمایت کرکے خالص توحید اور سنت سدیہ پر آنے نہیں دیتے) بوقت ضرورت کیا کرتے ہیں سو ایک بڑا معتبر شعر ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے شاید مفتی صاحب بھی کہتے ہونگے ؎

یا حبیب الاله خذ بیدی ✦ ما لعجزی سواك مستند

یعنی اے اللہ کے حبیب میری دستگیری کیجئے آپ کے سوا اس عاجزی میں میرا پشت پناہ کوئی نہیں۔

کہیے! یہ بھی مجازی ہے؟ فریاد کرتا ہے حاجت مانگتا ہے اپنا اعتقاد میں تمام کی نفی کرتا ہے۔ اور صرف حضور نبوی کو اپنا پشت پناہ بتلاتا ہے۔ پھر بھی کہنے کو قرآن پر ایمان رکھتا ہے سچ ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر ✦ جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر ✦ کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں ✦ شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اور سنئیے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال آیا کہ حضور ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں۔ تو آپ نے اس کا کچھ جواب دیا تھا یا نہیں۔ یاد نہ ہو تو سنئیے حضور نے وہی درود سکھایا تھا۔ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے تو بحکم لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة (ایمانداروں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک نمونہ ہیں) درود مذکور ہی پڑھنا چاہئے کہ اور کوئی اختراعی۔ میں حیران ہوں کہ جو الفاظ حضور نبوت کے حق میں صحابہ کرام نے استعمال نہیں کئے۔ ان الفاظ کے استعمال کرنیکا کسی کو حق ہے؟ مجاز ہو یا حقیقت۔ اسکو وہ لوگ بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ پھر کیا وجہ کہ ان سے اس قسم کے الفاظ منقول نہیں ہوئے۔ جو آج ہمارے زمانہ کے صوفی اور مفتی ہمکو بتلاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا تو بس یہی جواب ہے ؎

محال است سعدی که راه صفا ✦ توان رفت جز در پئے مصطفیٰ

اصلاح میں فساد

اصلاح شیعوں کا ایک ماہوار رسالہ ضلع سارن صوبہ بہار سے نکلتا ہے۔ اس نے اخبار اہل فقہ پر ریویو کرتے ہوئے اہل سنت کے مختلف فرقوں کو لڑائی کے لئے چمکایا ہے لیکن وہ یاد رکھے۔ کہ اہل سنت گو آپس میں کئی فرقوں میں منقسم ہو کر مستقل کرلیں لیکن جب تمہارے مقابلہ پر ہونگے تو سب ایکدم ٹوٹ پڑینگے۔ چنانچہ آئندہ ہفتہ انشاء اللہ تمہارے ایک مضمون کا جواب اہلحدیث میں نکلیگا۔

ہاں اہل فقہ کو یہ موقع بہت مبارک ہے کہ بخاری پر اعتراض کرنے اور اماماں دین پر جرح اور طعن اڑانے سے اہل فقہ رافضیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ